بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۴ ہجرت ۱۳۴۵ ہش / ۲۱ محرم ۱۳۸۶ھ / ۱۴ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۱۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو

تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے سے عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔"

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دیگا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے نکمی چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دیگی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ... تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (الحکم ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

٥— ربوہ ۱۳ مئی۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

٥— ربوہ۔ آج بروز جمعہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں علمی تقاریر کا تیسرا جلسہ ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما ہوں گے۔ اس اجلاس میں مولانا شمس صاحب، صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، الملک سیف الرحمٰن صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تقاریر فرمائیں گے۔ احباب بکثرت شامل ہو کر استفادہ کریں۔ (ابو العطاء جالندھری)

٥— مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ رودا ضلع لائل پور انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور اپنی اپنی جگہ پر نماز جنازہ غائب بھی پڑھیں۔ (انچارج اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

٥— مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۶۶ء یوم جمعرات بوقت ۷½ بجے صبح انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار کا قد ۵ فٹ ۶ انچ اور تعلیم چھ جماعت لازمی ہے۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ مطبوعہ فارم پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں کے ساتھ اپنے ہمراہ ضرور لاویں۔ (ناظر امور عامہ)

٥— میری بڑی لڑکی امۃ الرشید چند روز سے سخت بیمار ہے اور کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمود احمد حیدرآبادی واقف زندگی

جامعہ نصرت کا چوتھا جلسہ تقسیم اسناد ۱۹ مئی ۱۹۶۶ء کو منعقد ہوگا

بعض وجوہات کی بناء پر جامعہ نصرت کا چوتھا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد وانعامات بجائے ۱۸ مئی کے ۱۹ مئی ۱۹۶۶ء کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح منعقد ہوگا۔ طالبات تاریخ کی تبدیلی نوٹ کر لیں۔ نیز مطلع رہیں کہ ریہرسل ۱۸ مئی ۱۹۶۶ء ۵ بجے شام ہوگی۔ جس میں ان کا شامل ہونا لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا عظیم کارنامہ

تفسیر صغیر کا نیا خوبصورت دلآویز ایڈیشن

جب ہمارے سامنے کوئی چیز آتی ہے تو سب سے پہلے اس کے ظاہری حسن کا اثر ہوتا ہے۔ بعد میں اس کے خواص کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخر الکتب قرآن مجید معنی کے لحاظ سے بے مثال چیز ہے۔ مگر قرآن کریم حسن ظاہری صورت میں ہمارے سامنے آتا ہے۔ اگر اس میں حسن کا مظاہرہ بھی کیا گیا ہو۔ تو یقیناً اس کی کشش المضاعف ہوجاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ فاتحہ کو گلاب کے پھول سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ جس طرح گلاب کے پھول میں ظاہری حسن اپنے کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی خوشبو اور پھر اس کے طبی فوائد بھی مکمل ہوتے ہیں گویا گلاب کا پھول حسن ظاہری اور حسن باطنی میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ بعینہٖ اسی طرح سورۃ فاتحہ کا حال ہے کہ اس کے الفاظ ہی خوبصورت اور موزوں نہیں بلکہ ان الفاظ کے اندر جو معانی ہیں وہ بھی نہایت اعلیٰ اور مفید مضامین پر مشتمل ہیں۔ یہاں ظاہری حسن الفاظ کو متصور کیا گیا ہے۔ گویا سورۃ فاتحہ گلاب کا ایک پھول ہے جس کا ظاہری حسن بھی کامل ہے اور معنوی حسن بھی بے مثال ہے۔ جلیل لکھنوی ؎

تصویر ان کی سارے مرقع کی جان ہے
گویا چمن میں پھول کھلا ہے گلاب کا

قدرت میں آپ دیکھتے ہیں کہ مثلاً سیب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو ظاہری حسن بھی کمال درجہ کا عطا کیا ہے۔ اور پھر اس کو اعلیٰ ذائقہ بخشا ہے۔ اور اس میں طبی افادیت بھی ہے۔ ایک سیب ہی کیا آپ کوئی پھل لے لیجئے آپ دیکھیں گے کہ باطنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن بھی اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ چونکہ انسان میں اللہ تعالےٰ نے حسن پسندی کا جذبہ رکھا ہے۔ اس لئے انسان سب سے پہلے ظاہری حسن سے متاثر ہوتا ہے۔ اسی کلیہ کے مطابق انسان جب کوئی صنعت کا کام کرتا ہے تو اس میں ظاہری حسن بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لباس ہی کو لے لیجئے۔ جہاں انسان پائیداری چاہتا ہے۔ وہاں یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ دیدہ زیب ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں لباس کو انسان کی زینت بتایا گیا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ

اللہ جمیل و یحب الجمال

اللہ تعالےٰ خود بھی حسین ہے اور حسن کو پسند کرتا ہے۔ انسانی فطرت میں جذبۂ جمال پسندی حسن ازل کی ہی جلوہ گری ہے۔ نماز کی پہلی شرط پاک لباس اور وضو اسی لئے رکھی گئی ہے کہ حضور ایزدی میں جاؤ تو دل پسند صورت بنا کر جاؤ۔ پھر نماز باجماعت کیا ہے۔ حسن ترتیب کا ہی مظاہرہ۔ قطاریں سیدھی ہونی چاہئیں۔ یہ کیا ہے حسن ہی تو ہے اور کیا ہے۔ الغرض حسن اور اخلاق کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ حسن نہ ہو تو روحانیت بھی نشوونما نہیں پاتی۔

ہمارے سامنے اس وقت تفسیر صغیر کا پانچواں ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المصنفین ربوہ ہے۔ اوپر کی تمہید اسی کو دیکھ کر رقم ہوئی ہے۔ پیارے خدا کا پیارا کلام پیاری صورت میں پیش کیا ہے۔ آرٹ پیپر دلکش کتابت۔ بلاکوں کی طباعت مضبوط خوبصورت جلد جس پر پلاسٹک کا خوبصورت کور چڑھا ہوا ہے دیکھتے ہی دل کے ساتھ چمٹا لینے کو جی چاہتا ہے ع

نزدیک آؤ اور لپٹ جاؤ دل کے ساتھ

نور حسن دل ہی میں اترتا ہے۔ جہاں سے روحانیت کا چشمہ پھوٹتا ہے۔ یہ خدائے پاک کا کلام ہے حسین ترین شکل میں ہی شائع ہونا چاہیئے۔ اسی جذبہ سے متاثر ہوکر اس کو ایسے لباس فاخرہ میں پیش کیا گیا ہے۔ سادہ اور دلکش ؎

پیرہن ان کا وہ سادہ رنگیں
یا عکس مے سے شیشہ گلابی

قرآن کریم کا عربی متن ایک طرف سامنے اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیری نوٹ نیچے حاشیہ پر۔ ترجمہ اور نوٹ اس عظیم انسان کا کارنامہ ہے جس کی لکھی ہوئی تفسیر کبیر زمانہ حال کا شاہکار تسلیم کیا جا چکا ہے۔ یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ پہلے چار ایڈیشن آپ کے حین حیات ہی میں شائع ہوکر ہاتھوں ہاتھ اچک لئے گئے اب نایاب تھی۔ ایک مدت سے نئے ایڈیشن کا تقاضہ ہو رہا تھا۔ دوستوں کا پیمانہ صبر لبریز ہوچکا تھا۔ مگر دیر آید درست آید صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوشش اور ذوق سلیم کا نتیجہ اس دلکش صورت میں ظہور پذیر ہوا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل شعر انسان گنگنانے لگتا ہے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ناشرین کوئی منافع خور فرم نہیں بلکہ پیش نظر صرف اللہ تعالےٰ کا کلام لوگوں تک پہنچانا ہے۔ ۲۵ روپے ہدیہ گو کبھی آسان مجلد کو دیکھتا ہے اور کبھی فروخت کرنے والے کے منہ کو: کوئی غلطی تو نہیں لگی۔ مگر نہیں۔ غالب دہلوی ؎

سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احساں میرا

فی الحال صرف دو ہزار جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ ڈر ہے کہ کہیں آپ محروم نہ رہ جائیں۔ اور پھر انتظار کرنا پڑے۔ اپنوں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا تحفہ ہو سکتا ہے۔

یہ ناشکری ہوگی اگر ہم آخر میں ادارۃ المصنفین ربوہ کے کارکنوں کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا نہ کریں وہ انہیں جزائے خیر دے۔ جنہوں نے رات دن محنت کرکے یہ عظیم اور دلکش ارمغان دوستوں کے ہاتھوں میں پہنچایا ہے۔ اللھم زد فزد

ذوق و شوق

مکرم سعید احمد صاحب اعجاز لاہور

گلشنِ ہست و بود کا غیر کو برگ و بار دے
اپنی نظر کے صید کو اپنی نظر کا پیار دے
تیرا جمال دلفریب پردۂ گل میں تا بکے
چشمِ جہاں ہے بے قرار بندِ نقاب اتار دے
اس دلِ ناصبور کو طائرِ کبِ بہار کر
طائرِ کبِ بہار کو زمزمۂ بہار دے
یہ بھی ہے کوئی زندگی! صبر و سکوں نہ بے کلی
عیش کنار کر نصیب یا دلِ بے قرار دے
قربِ جمال بخش یا ذوقِ نگاہ چھین لے
یا دلِ بے نیاز دے یا طربِ کنار دے
سوز و گدازِ عشق کو بخش ادائے دلبری
شعلۂ نیم سوز کو گیسوئے تابدار دے
یا یہ طلسم توڑ دے گردشِ روزگار کا
گردشِ روزگار پہ یا مجھے اختیار دے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

ہمارے ہجری شمسی کیلنڈر کے مطابق مئی کا مہینہ ہجرت کا مہینہ ہے اس مناسبت سے ایڈیٹر صاحب تشحیذ الاذہان نے خواہش کی تھی کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر احمدی بچوں کے لئے مضمون لکھوں۔ مضمون کے تیار ہونے پر احساس ہوا کہ تشحیذ کے معیار اور حجم سے بڑھ کر ہے اس لئے الفضل میں اشاعت کے لئے بھیج رہا ہوں۔

مرزا رفیع احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارے حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہجرتِ مدینہ انسانی تاریخ میں ایک نہایت اہم اور سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہے انسانیت کی تاریخ پر جتنا گہرا اور دُور رس اثر اس واقعہ نے ڈالا ہے تاریخ کے بہت کم واقعات ہوں گے جنہوں نے اتنا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اسلامی تاریخ میں اس واقعہ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی تاریخ ہجرت ہی سے شروع ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ واقعۂ ہجرت انسانی تاریخ میں ایک نئے دن کے طلوع کی حیثیت رکھتی ہے لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسلامی حکومت وسیع ہو گئی تو اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ شاہی فرمانوں پر لکھنے کے لئے تاریخ ہونی چاہیئے تب حضرت عمرؓ نے صحابہ کو مشورہ کے لئے اکٹھا کیا مختلف مشورے دئے گئے لیکن حضرت عمرؓ نے سب رد کر دے اور فرمایا ہم اپنی تاریخ ہجرتِ نبوی سے شروع کریں گے کیونکہ اس واقعہ نے حق اور باطل میں فرق کر دیا۔ ہجرت کا دن شیطان اور شیطانی طاقتوں کے لئے ایک بہت بڑی مایوسی اور حق پرستوں کے لئے ایک بہت بڑے غلبہ کا دن تھا۔ اس واقعہ کی اہمیت اس سے بھی ثابت ہے کہ شروع سے انبیاء اس کے متعلق پیشگوئی کرتے آئے تھے۔

چنانچہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔ اے ددانیوں کے قافلو! تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے۔ پیاسوں کے پاس پانی لاؤ۔ تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلیں (بھاگنے والے سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ ہجرت کی طرف اشارہ ہے) کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدّت سے بھاگے ہیں۔ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ ایک برس کے اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔

ہجرت کا واقعہ یوں ہے کہ جب مکّہ میں مسلمانوں پر کفار کے مظالم انتہا کو پہنچ گئے اور مکّہ والوں کے زیرِ اثر دوسرے عرب قبائل نے بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ سب مل کر اس کے مٹانے کے درپے ہو گئے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ دین چند روز کا مہمان ہے تو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کی نصرت اور اسلام کے غلبہ کے لئے ایک عجیب سامان کیا ہوا یوں کہ مکہ سے جانب شمال قریباً تین سَو میل کے فاصلہ پر ساحل سمندر کے قریب یثرب نامی ایک چھوٹی سی بستی تھی جس میں اوس اور خزرج کے قبائل جو اپنے آپ کو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے مدین کی طرف منسوب کرتے تھے آباد تھے کچھ عرصہ سے یہود کے کچھ قبائل بھی اپنی کتابوں میں نبی آخرالزمان کی آمد کی خبر پڑھ کر آ بسے تھے کیونکہ لکھا تھا کہ وہ عرب کے ایک ایسے علاقہ میں آئے گا جہاں کھجور بہت ہوتے ہیں۔ ان یہودیوں کی عرب قبائل سے اکثر ان بن رہتی تھی اور یہودی ان کو کہا کرتے تھے کہ خدا کا ایک نبی آنے والا ہے جو سب نبیوں کا سردار ہے جب وہ آئیگا تو ہم اس کی مدد سے تم پر فتح پائیں گے۔ اور اس بات کی یثرب کے سب رہنے والوں کو خبر تھی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ حج کے موقع پر جب عرب کے مختلف قبائل مکہ آتے تو حضورؐ ان کے پاس جا کر انہیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتے ان میں سے اکثر آپؐ کا مذاق اڑاتے اور ہنس ہنس کر ایک دوسرے کو اشارہ کرتے کہ یہ وہی دیوانہ ہے (نعوذ باللہ) جس کے متعلق قریش نے ہمیں بتایا تھا۔ غرض کوئی آپؐ کی بات نہ سُنتا بلکہ ہنسی ٹھٹھا میں اڑا دیتے۔

لیکن ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعالمین تھے ان کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے بلکہ اپنا کام کئے جاتے۔ ایک دفعہ اسی طرح کے ایک موقع پر آپؐ نے چند اجنبی دیکھے جو حج کے لئے آئے ہوئے تھے آپؐ نے ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا ہم یثرب کے رہنے والے ہیں خدا کے رسولؐ نے ان سے کہا کیا تم میری بات سُنو گے۔ انہوں نے کہا فرمایئے۔ تب آپؐ نے ان کو بتایا کہ مَیں اللہ کا رسولؐ ہوں جسے خدا نے رحمت کا پیغام دے کر بھیجا ہے جو مجھے قبول کرے گا خدا کے فضلوں کا وارث ہو گا۔ حضورؐ کی بات سُنکر ان آدمیوں نے جو تعداد میں چھ تھے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کہا کہ یہ وہی ہے جس کا یہودی ذکر کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہودی ہم سے پہلے قبول کر لیں۔ چنانچہ وہ چھ کے چھ اسی وقت ایمان لے آئے۔ دنیا دار کی نظر میں یہ ایک چھوٹا اور غیر اہم واقعہ تھا لیکن مذہب کی تاریخ میں ایسے ہی چھوٹے واقعات وسیع اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ یثرب کے ان چھ آدمیوں کا ایمان لانا مختلف ملکوں میں اسلام کے پھیلنے اور اسلامی حکومت کے قیام کی بنیاد ثابت ہوا۔ بیعت کے بعد انہوں نے عرض کی کہ اے خدا کے نبیؐ ہماری قوم دل سے آپؐ کا پیغام قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر آپؐ اپنا کوئی آدمی ہمارے ساتھ بھیج دیں تو یقین ہے کہ بہت سے لوگ خدا کے اس پیغام کو قبول کر لیں گے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعبؓ بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ روانہ کیا۔ حضرت مصعبؓ اسلام کے سب سے پہلے مبلّغ ہیں آپ کی تبلیغ سے جلد ہی یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا اور بہت سے لوگ اسلام لے آئے

چنانچہ اس واقعہ کے بعد جب تیسرا حج آیا تو یثرب کے بہتّر آدمی رات کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملے اور حضورؐ کی بیعت کی۔ یہ بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔ بیعت کے بعد انہوں نے عرض کی کہ حضورؐ مکہ والے بہت ظلم کر رہے ہیں اور اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لے آئیں ہم اپنی جان اور مال کے ساتھ آپکی حفاظت کریں گے۔ اور امید ہے کہ اس سرزمین میں اللہ اپنے دین کو غلبہ بخشے گا حضورؐ نے ان کی اس دعوت کو قبول کر لیا اور اپنے صحابہ کو کہا کہ اللہ نے یثرب میں اپنے رسولؐ کی نصرت کے سامان پیدا کئے ہیں اور وہاں تمہارے بھائی پیدا کئے ہیں تم ان کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اکا دکا چھپ چھپ کر مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے لیکن خود ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں رہے کیونکہ آپؐ اپنے رب کے حکم کے منتظر تھے اور اس کے حکم کے بغیر مکہ کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے رسولؐ ہمارے ماں باپ اس پر قربان اپنے رب کے کتنے فرمانبردار تھے اور اس کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے تھے۔ مکہ والوں کی اصل دشمنی آپؐ سے تھی اور وہ آپؐ ہی کے خون کے پیاسے تھے لیکن آپؐ نے سارے مسلمانوں کو جو وقت پر آپؐ کی حفاظت کر سکتے تھے روانہ کر دیا اور اکیلے اپنے رب کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے ارادہ سے ٹھہرے رہے مکہ میں آپؐ کے ساتھ صرف حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ یا وہ صحابہ جنہیں ان کے رشتہ داروں نے قید کر دیا تھا رہ گئے۔

جب مکّہ والوں نے دیکھا کہ سارے مسلمان ان کے ہاتھ سے نکل گئے اور مکّہ سے باہر اسلام کے لئے ایک مضبوط جگہ بن گئی تو انہیں فکر پیدا ہوا۔ آخر انہوں نے اپنے سرداروں کی ایک میٹنگ کی تاکہ اس بارہ میں غور کیا جائے کہ اب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اس کے دین کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ مشورہ کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ اس وقت ایک نجدی شیطان بھی آگیا اور انہیں کہنے لگا کہ مجھے بھی مشورہ میں شامل کر لو۔ چنانچہ انہوں نے اس شیطان کو بھی شامل کر لیا جب سب لوگ بیٹھ گئے تو ایک سردار نے کہا بھائیو تم دیکھ رہے ہو کہ اب یہ دین مکّہ سے باہر بھی پھیل گیا ہے اور ہمارے اپنے آدمی بھی باہر چلے گئے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ طاقت

پکڑ کر ہم پر حملہ کر دیں اور ہمارے دین کو مٹا دیں اس لئے اس بارہ میں ہمیں کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے اس پر ایک سردار کہنے لگا کہ ہمیں چاہیئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دیں یہ قید میں ہی مر جائے گا اور اس کا دین اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائیگا اس پر نجدی شیطان کہنے لگا کہ نہیں اس طرح کام نہیں بنے گا اس کے ساتھیوں کو جب پتہ لگے گا تو وہ اس کو چھڑانے کی کوشش کرینگے اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو گا۔ ایک اور نے یہ مشورہ دیا کہ ہمیں کیا اس کے ساتھی تو گئے اب اسے بھی نکال دو ہماری خلاصی ہو گی۔ عرب کے دوسرے قبائل اس سے آپ نپٹ لیں گے۔ اس پر شیطان جھٹ بولا کہ نہ نہ ایسا نہ کرنا دیکھتے نہیں کیسی دل پر اثر کرنے والی اور میٹھی باتیں کرتا ہے اگر باہر چلا گیا تو سارے عرب میں آگ لگا دے گا پھر تمہاری خیر نہیں اس پر ابو جہل کہنے لگا کہ میری سنو تو ایک ہی صورت ہے ہم مکہ کے جتنے بھی بڑے خاندان ہیں ان میں سے ایک ایک نوجوان چن لیں اور ہر ایک کے ہاتھ میں تلوار دے دیں پھر سب اکٹھے ہو کر اس پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیں اس طرح اس کا کام بھی تمام ہو جائے گا۔ اور اسکے رشتہ دار یعنی بنو ہاشم سے بھی جھگڑا نہیں ہو گا۔ آخر بنو ہاشم سب سے تو لڑ نہیں سکتے اس پر شیطان خوشی سے چیخ اٹھا کہ یہی بات کی ہے تو اس شخص نے۔

چنانچہ ان دو شیطانوں کی رائے پر فیصلہ ہو گیا کہ رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کر کے آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ اس کے متعلق قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے:۔

اذ یمکر بک الّذین
کفروا لیثبتوک او
یقتلوک او یخرجوک
ویمکرون ویمکر اللہ
واللہ خیر الماکرین

یعنی اس وقت کو یاد کر جب تیرے دشمن تیرے خلاف منصوبے کر رہے تھے۔ کوئی کہتا تھا قید کر دو کوئی قتل کا اور کوئی جلا وطن کرنے کا مشورہ دیتا تھا۔ فرماتا ہے۔ ادھر یہ کافر تدبیریں کر رہے تھے ادھر آسمان پر خدا بھی تدبیر کر رہا تھا اور خدا کی تدبیر ہی غالب آیا کرتی ہے۔"

اور اللہ نے یہ تدبیر کی کہ ادھر یہ مشورہ ہوا ادھر جبریل کو خدا نے اپنے رسول کے پاس بھیجا اس نے آ کر کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ آپ مکہ سے ہجرت کر جائیں اور رات یہاں بسر نہ کریں۔

یہ دن سخت گرمیوں کے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی حضرت ابو بکر رضؓ نے کہا کہ اس شدت کی گرمی میں اس وقت کون آ سکتا ہے پوچھنے پر پتہ لگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت ابو بکر رضؓ گھبرا کے کھڑے ہو گئے کہ اس گرمی میں حضورؐ تشریف لائے ہیں ضرور کوئی غیر معمولی بات ہے۔ جلدی سے دروازہ کھولا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اس وقت کس طرح تشریف لائے۔ فرمایا کہ کوئی سنتا تو نہیں؟ جب تسلی ہو گئی کہ کوئی غیر نہیں تو فرمایا مجھے خدا نے ہجرت کا حکم دیا ہے حضرت ابو بکر رضؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ مجھے بھی ساتھ لے چلیئے۔ حضورؐ نے منظوری دے دی حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں چھوٹی تھی مجھے نہیں پتہ تھا کہ لوگ خوشی میں بھی روتے ہیں لیکن میں نے دیکھا کہ میرے باپ اس خوشی میں کہ خدا کے رسولؐ کی ہمرکابی حاصل ہو گی رو پڑے پھر عرض کی یا رسولؐ اللہ میں نے اس دن کے لئے دو قیمتی اونٹ سواری کے تیار کر رکھے ہیں اور ایک گائیڈ بھی مقرر کر رکھا ہے جو رستہ سے واقف ہے۔ میں ایک اونٹنی آپؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں میں اپنی سواری پر جاؤں گا۔ ابو بکر رضؓ نے عرض کی کہ میرا مال بھی تو حضورؐ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ قیمتاً لے سکتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ میں ثواب سے محروم رہوں۔ حضرت ابو بکر رضؓ راضی ہو گئے اور فیصلہ ہوا کہ رات کو غار ثور میں جو مکہ سے باہر ایک پہاڑی پر قبر نما ایک غار ہے اکٹھے ہوں گے۔ ادھر سے فارغ ہو کر حضورؐ اپنے گھر تشریف لائے اور حضرت علی رضؓ کو بتایا کہ خدا سے ہجرت کا حکم آ گیا ہے میں رات کو روانہ ہو جاؤں گا تم میری چارپائی پر میری چادر لیکر سو رہنا تاکہ لوگوں کو پتہ نہ لگے۔ پھر آپؐ نے حضرت علی رضؓ کے سپرد وہ امانتیں کیں جو مکہ والوں نے آپؐ کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔ باوجود دشمنی کے مکہ کے لوگ آپؐ کی امانت کے اتنے قائل تھے کہ جس کے پاس کوئی قیمتی چیز ہوتی وہ حضورؐ کے پاس امانت رکھوا دیتا۔ حضورؐ نے حضرت علی رضؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آپؐ کے پیچھے مدینہ چلے آئیں۔

جب رات آئی تو مکہ کے سارے بڑے خاندانوں کے چیدہ لوگوں نے آپ کے قتل کے ارادہ سے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور تسلی دی اور خود بے جھجک باہر نکل آتے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دشمنوں پر ایسا تصرف کیا کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اس وقت حضورؐ سورۃ یٰسین کی ابتدائی آیات تلاوت فرما رہے تھے جس میں خدا فرماتا ہے کہ اے انسان کامل قرآن حکیم اس بات کا گواہ ہے کہ تو خدا کا رسولؐ ہے اور پیشگوئی ہے کہ خدا تیرے دشمنوں کے آگے اور پیچھے ایسی روکیں کھڑی کر دے گا کہ وہ تجھے دیکھ نہ سکیں گے یہاں سے آپؐ غار ثور پہنچے جہاں حضرت ابو بکر رضؓ بھی آ ملے رات سخت تاریکی تھی اور غار میں سانپوں اور بچھوؤں کا اندیشہ تھا اس لئے حضرت ابو بکر رضؓ پہلے خود اندر گئے اور ساری غار میں ہاتھ پھیر کر یہ تسلی کر لی کہ کوئی موذی جانور نہیں تب حضورؐ کو اندر بلایا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت علی رضؓ سو کر اٹھے تو محاصرہ کرنے والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ جسے وہ رسول اللہ سمجھ رہے تھے وہ دراصل حضرت علی رضؓ تھے۔ تب سارے مکہ میں شور پڑ گیا اور انہوں نے ہر طرف آدمی دوڑائے کہ کسی طرح حضور کو پکڑ لائیں اور ایک سو اونٹ انعام بھی مقرر کیا کہ جو آپؐ کو زندہ یا مردہ واپس لائے اسے ایک سو اونٹ ملیں گے یہ بہت بڑا انعام تھا آجکل کے لحاظ سے یہ انعام تیس ہزار روپے سے بھی زیادہ کا بنتا ہے اہل مکہ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ کھوجی لے کر آپؐ کے پاؤں کے نشان پر آپ کی تلاش میں نکلے کھوجی نشان دیکھتے دیکھتے آخر غار ثور پر پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ یہاں تک آیا ہے لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ راتوں رات غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتری نے وہاں انڈے دیدئے کھوجی کی بات سن کر اہل مکہ ہنس پڑے کہنے لگے پاگل ہوا ہے جانے کب کا یہاں مکڑی کا جالا ہے اور کبوتری نے تازہ انڈے دئے ہیں اگر کوئی اندر ہوتا تو بھلا جالا رہ سکتا تھا۔ اور کبوتری انڈے دے سکتی تھی۔ لیکن ان سے اتنا نہ ہوا کہ ذرا جھک کر اندر نظر ڈال لیتے۔ حضرت ابو بکر رضؓ فرماتے ہیں میں ان کی باتیں سنتا تھا اور ڈر کے مارے میرا برا حال تھا تب حضورؐ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا ابو بکر رضؓ فکر نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ حضورؐ پر قربان میں اپنے لئے نہیں ڈرتا میں ایک انسان ہوں مروں یا جیئوں، حضورؐ کے لئے ڈرتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ آپ پر گزند آیا تو انسان کبھی بھلائی کا منہ نہیں دیکھیں گے۔

غرض پیچھا کرنے والے تو کچھ دیر لڑ جھگڑ کر واپس ہو گئے حضورؐ تین دن رات اس تاریک غار میں رہے چوتھے دن جب ذرا شور کم ہوا تو حضرت عامر بن فہیرہ جو حضرت ابو بکر رضؓ کے ملازم تھے اور وہ گائیڈ جسے حضرت ابو بکر رضؓ نے کرایہ پر کیا تھا سواریاں لے کر آ گئے آپؐ کے ساتھ اس سفر میں حضرت ابو بکر رضؓ حضرت عامر اور عبد اللہ بن اریقط جو گائیڈ تھا بس یہی ہمراہی تھے راستہ بہت خطرناک تھا اور عرب کے خونخوار درندے انعام کے لالچ میں ہر طرف آپ کی تلاش میں تھے اسلئے آپؐ کو اصل رستہ چھوڑ کر مکہ کے نیچے سے ہو کر ساحل سمندر کی طرف سے رستہ اختیار کرنا پڑا اسلئے آپؐ کو مدینہ پہنچنے میں معمول سے زیادہ وقت لگا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رستہ سے سفر کیا اور جہاں جہاں پڑاؤ کیا اس کی ساری تفصیل کتابوں میں موجود ہے اور وہ سب جگہیں آج بھی ہزاروں عشاق کے لئے مقدس زیارت گاہ ہیں ہر مسلمان کا جی چاہتا ہے کہ وہ بھی منزل بہ منزل حضورؐ کے احوال کا تصور کرتے ہوئے اور درود و سلام بھیجتے ہوئے یہ راہ طے کرے

اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے عجیب عجیب کام دکھائے ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے سراقہ بن جعشم ایک خونخوار بدوی تھا وہ مکہ والوں کے انعام کا سنکر آپ کے تعاقب میں نکلا۔ آخر اسے آپؐ کا پتہ لگ گیا اس نے آپؐ کا پیچھا کیا تو اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا تو اس نے عربوں کے طریق کے مطابق فال نکالی فال یہ نکلی کہ خبردار اسے کچھ گزند نہ پہنچانا لیکن اس پر حرص غالب تھا۔ پھر اس نے پیچھا کیا پھر اس کا گھوڑا اڑا پھر فال نکالی پھر وہی فال نکلی لیکن پھر بھی وہ نہیں رکا کئی دفعہ اس طرح ہوا آخر وہ آپؐ کے اتنے قریب آ گیا کہ تیر کا نشانہ آسانی سے لگا سکتا تھا۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضؓ ڈر ڈر کے پیچھے دیکھتے تھے لیکن رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے اطمینان سے قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے آپؐ نے ایک بار بھی مڑ کر پیچھے نہیں دیکھا سراقہ کہتا ہے کہ میں تیر چلانے کا سوچ رہا تھا کہ میرا گھوڑا اتنے زور سے گرا کہ گھٹنوں تک ریت میں دھنس گیا تب مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بالا طاقت اس شخص کی حفاظت کر رہی ہے اس وقت میں نے آواز دی۔

کہ ذرا ٹھہر جائیں میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ اس وقت حضورؐ نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تم کیا چاہتے ہو اس پر سراقہ نے کہا مجھے ایک تحریر دے دیں کہ جب خدا آپؐ کو طاقت دے تو میرے کام آئے گی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ ایسی تحریر لکھدو۔ چنانچہ اسے تحریر لکھدی گئی جب وہ قریب آیا تو حضورؐ نے اسے فرمایا کہ سراقہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہوں گے وہ حیران ہو کر آپؐ کا منہ دیکھنے لگا کہ یہ شخص کیسی عجیب باتیں کرتا ہے کجا ایران کا شہنشاہ کجا عرب کا ایک غریب بدو لیکن ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا اور کہا کسریٰ کے کنگن پہنو سراقہ نے عرض کی مسلمانوں کے لئے سونا پہننا جائز نہیں حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا رسول اللہ نے یہ کہا تھا کہ میں کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں دیکھتا ہوں کہنے لگا فرمایا تو تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تب تمہیں یہ کنگن پہننے پڑیں گے۔

ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خطرناک سفر فرشتوں کے پہرہ میں طے کر رہے تھے اُدھر مدینہ میں مسلمانوں کو جب خبر ہوئی کہ حضورؐ مکہ سے روانہ ہو گئے تو انہیں بہت فکر ہوئی روزانہ باہر نکل کر آپؐ کا انتظار کرتے اور جب دن بہت چڑھ جاتا تو غمزدہ اور پریشان اپنے گھروں کو لوٹ آتے بعض صحابہؓ تو کئی کئی میل آپؐ کی تلاش میں نکل جاتے لیکن پھر مایوس لوٹ آتے رستہ خطرناک تھا ہر طرف انسان کے بھیس میں درندے رہتے تھے اور وہ دولت جس کے منتظر تھے زمین و آسمان کے مول سے زیادہ قیمتی تھی صحابہؓ کے دلوں پر جو گذرتی تھی وہی جانتے ہوں گے۔

آخر بارہ ربیع الاوّل پیر کا دن تھا جب خدا کا رسولؐ قبا میں جو مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے پہنچے صحابہ کہتے ہیں کہ ہم دن بھر کے انتظار کرتے کرتے ابھی گھروں کو لوٹے ہی تھے کہ ایک یہودی کی آواز جس نے سب سے پہلے حضورؐ کو دیکھا ہمیں سنائی دی وہ پکار رہا تھا۔ اے اہل عرب جس کا انتظار تھا وہ آگیا قبا سے گونجتی ہوئی یہ آواز مدینہ پہنچی ہر گھر میں گونجی ہر دل میں گونجی ہر زبان پہ یہی تھا آگئے آگئے رسول اللہ آگئے جوق در جوق مرد اور عورتیں اور بچے قبا کی طرف خدا کے رسولؐ کے استقبال کے لئے بھاگے ہر شخص خوش تھا ہر چہرہ دمک رہا تھا خدا کی رحمت ان کی تلاش میں ان کے گھروں میں آگئی تھی چھوٹی چھوٹی بچیاں ڈھولکی بجا کر اور گا گا کر اپنے آقاؐ کا استقبال کر رہی تھیں۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داعی

دیکھو وداع کی پہاڑیوں سے چودھویں کا چاند چڑھا خدا کا شکر کرو جس نے اپنی طرف بلانے والا بھیجا۔

حضورؐ چار دن قبا میں قیام فرمائے پانچویں دن جمعہ کے روز آپ اس شہر کے لئے روانہ ہوئے جو آپؐ کا دوسرا وطن ہونے والا تھا لوگ اسے یثرب کہتے تھے یعنی بیماریوں اور آفتوں کی جگہ مگر آج سے وہ یثرب نہ کہلائے گا۔ کیونکہ خدا نے اسے آسمان سے برکت دی اور رب العرش اس زمین سے خوش ہوا اور رحمۃ للعالمین کو بھیجکر اس زمین کی ساری نحوستوں کو اس نے برکتوں میں بدل دیا آج سے وہ مدینۃ الرسول کہلائے گا کیونکہ خاتم النبیین کے قدموں نے اسے برکت دی اور اس کے نور سے وہ زمین بقعۂ نور بن گئی۔ اور اس کی خوشبو سے اس کی پہاڑیاں مہکنے لگیں۔

ابھی حضورؐ مدینہ نہ پہنچے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا سو راستہ میں ٹھہر کر آپؐ نے جمعہ پڑھایا یہ اسلام میں سب سے پہلا جمعہ ہے اس خطبہ میں حضورؐ نے خدا سے کامل محبت نوع انسان سے ہمدردی اور تقویٰ پر زور دیا اہل مدینہ کے لئے پیاری پیاری باتیں عجیب قسم کا سرور پیدا کرنے والی تھیں۔

جمعہ کے بعد ہمارے حضورؐ مدینہ میں داخل ہوتے جس قبیلہ اور خاندان کے مکانوں کے پاس سے آپؐ گذرتے اسکے مرد پوری سج دھج سے اپنے ہتھیار سجائے ہوئے اور ان کے پیچھے ان کی عورتیں اور بچے آپؐ کی راہ روک لیتے کہ یا رسول اللہؐ ہمیں برکت دیجئے جو کچھ ہمارا ہے آپؐ پر قربان آپؐ فرماتے میری اونٹنی کی باگ چھوڑ دو یہ خدا کی طرف سے مامور ہے جہاں خدا چاہے گا وہیں رکے گی ہر قبیلہ یہ فخر حاصل کرنے کے لئے بےتابانہ عرض کرتا لیکن حضورؐ ہر ایک کو یہی جواب دیتے آخر اونٹنی چلتے ہوئے سارے مدینہ کا چکر کھا کر بنو مالک بن نجار کے قبیلہ کے پاس ایک خالی زمین پر بیٹھ گئی پھر اٹھی کچھ دور گئی۔ پھر واپس آکر پہلی جگہ پر بیٹھ گئی تب شاہ دوعالم خدا کا نام لے کر اترے اور فرمایا انشاء اللہ یہیں ہمارا قیام ہوگا حضورؐ ابھی اترے ہی تھے کہ ابوایوب انصاری نے جھپٹ کر آپؐ کا سامان اور اونٹ کا کجاوہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور عرض کی یا رسول اللہؐ یہاں سے سب سے قریب میرا گھر ہے۔ جب تک حضورؐ کا مکان تیار ہو میرے ہاں قیام فرمائیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ زمین جہاں خدا کے حکم سے آپؐ کی سواری رکی تھی اپنے پاس سے قیمت دے کر خریدی اور پہلے وہاں مسجد تعمیر کی جو خانہ کعبہ کے بعد سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے پھر اپنے گھر تیار کئے گھر کیا تھے مٹی کے گھروندے تھے جہاں شاہِ دوجہاں نے زندگی کے دن خدا کی یاد میں اور اس کی ملاقات کے شوق میں گذارے۔ جب تک آپ کے گھر نہیں بن گئے آپ حضرت ابوایوب کے گھر کو برکت دیتے رہے۔ اس لئے ابوایوب انصاری میزبان رسول اللہ کہلاتے ہیں۔

سو یہ ہے ہجرت کا قصہ اللہ نے اپنے بندوں پر رحم کر کے اپنے دین کے غلبہ کے لئے مدینہ کو چنا اور اپنے رسول کو مکہ سے وہاں لایا اور آپ کے سارے کام بنا دئے جو گھر آپؐ نے چھوڑا اس سے بہتر گھر آپؐ کو دیا اور ان عزیزوں سے بڑھ کر پیار کرنے والے دئے جو آپؐ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ انصار کے دل میں خدا نے جو اپنے رسولؐ کی محبت پیدا کر دی وہ عجیب قصہ ہے آج بھی جب ہم اس پیار کے قصے پڑھتے ہیں تو ان پر رشک بھی آتا ہے اور ان کے لئے دل سے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد واصحاب محمد وبارک وسلم۔

انصار کہا کرتے تھے کہ رسولؐ اللہ جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو یوں معلوم ہوا جس طرح ہم تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہے تھے یکدم سورج طلوع ہو گیا اور اس میں کیا شک ہے ہمارے حضورؐ خدا کے نوروں میں سب سے بڑا نور تھے اور خدا کا سب سے بڑا چمکتا ہوا سورج جس سے یہ ظاہری سورج بھی نور پاتا ہے مدینے والوں ہی کا سورج نہیں تھے ہمارے بھی سورج ہیں اور قیامت تک نوع انسان کے لئے نور ہدایت کا سرچشمہ۔

ہجرت کے اس واقعہ کو ختم کرتے ہوئے مسیح پاک کا ایک شعر یاد آگیا فرماتے ہیں۔

تذکرت یوماً فیہ اُخرج سیدی

ففاضت دموع العین منی بمنتدی

مجھے ایک دن مجلس میں بیٹھے ہوئے وہ وقت یاد آگیا جب مکہ کے ظالموں نے میرے آقاؐ کو گھر سے نکالا تھا اس یاد نے ایسا اثر کیا کہ سب کے سامنے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

وطن چھوڑنا بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے اپنے آقا کی اس تکلیف کا خیال کر کے دکھ ہوتا ہے مگر آپ کا وطن چھوڑنا خدا کی خاطر تھا اور نوع انسان کے لئے بڑی برکتوں کا موجب تھا اسلئے اس کے نتائج دیکھ کر دل خدا کے حضور شکرانہ میں جھک جاتا ہے اور اسکے رسولؐ پر فدا ہو جانا چاہتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا امتحان (۲)

لجنہ اماء اللہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان ۴ ستمبر کو ہوگا۔ اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے تمام لجنات نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ قرآن کریم — چھٹا پارہ مع ترجمہ

۲۔ تجلیات الٰہیہ — از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب مذکورہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوائی جائے۔ قیمت ۰۲۵ ہے۔ اور ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

(سیکرٹری تعلیم)

شکریۂ تعزیت

میرے برادر نسبتی منشی عزیز احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کی وفات پر احباب کے کثرت سے تعزیت نامے موصول ہوتے ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے لہٰذا میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ماسٹر محمد مولا داد ریٹائرڈ ٹیچر

محلہ دارالیمن شرقی ربوہ

اطاعتِ امام کا ایمان افروز مظاہرہ

(قسط نمبر ۲)

اس سال مختلف وجوہات کی بناء پر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں اتنی ایزادی نہیں ہو رہی تھی۔ جو گذشتہ کئی سالوں سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ اپریل کو جب کہ سال ختم ہونے میں صرف تین ہفتے رہ گئے تھے ارشاد فرمایا۔ کہ جماعتیں اس سال کے بجٹ ضرور پورے کر دیں۔ چنانچہ تمام جماعتیں دیوانہ وار اس کار خیر میں لگ گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ صرف بجٹ پورا ہو گیا۔ بلکہ بجٹ سے زائد ایک لاکھ سے اوپر رقم وصول ہو گئی۔ اور اس سال کی وصولی میں گذشتہ سال کی نسبت ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ بیشی ہو گئی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ جن جماعتوں نے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ نیچے ان جماعتوں کے نام درج ہیں۔ جنہوں نے چندہ عام وحصہ آمد کا بجٹ سو فیصد کا پورا کر دیا ہے۔ صرف چندہ جلسہ سالانہ میں کچھ کمی ہے۔ ان جماعتوں کے نام دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی فہرست نیچے بھی درج ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے سرافراز فرمائے اور آئندہ اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ والسلام

مرکز ربوہ:۔ ربوہ (اوسط تمام حلقہ جات)۔ محلہ جات دار الصدر جنوبی۔ دار الصدر شرقی دار الصدر غربی الف۔ دار الرحمت غربی . . . . دار الرحمت وسطی۔ دار الرحمت شرقی۔ دار الیمن۔ باب الابواب۔ ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ شاہ پور۔ چک ۱۵ شمالی چک ۲۶ ج۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۲۰۹/ر۔ب۔ پیر محل گوجرہ۔ چک ۳۶۹ ج ب جمعہ گمٹی روڈوالہ روڈ۔ چک ۲۷ گ ب۔ تیبر کا۔ ماموں کانجن۔ چک ۱۳ گ ب۔

ضلع لاہور:۔ بھاٹی گیٹ۔ لاہور چھاؤنی۔ مدینہ کالونی۔ للیانی۔

ضلع شیخوپورہ:۔ سانگلہ ہل۔ مریدکے۔ چک ۱۶۹ گرمولہ۔ پنڈی کاچری۔ سوجو گمٹی۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ جھنی جانال۔ پنج ہتھ۔ اکالگڑھ۔ گرمولہ ورکاں۔

ضلع سیالکوٹ:۔ پسرور۔ نارووال۔ چک قریشیاں۔ ضلع گجرات:۔ گوٹریالہ آزاد کشمیر:۔ میرپور جتاں۔ ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ ضلع مردان:۔ ٹوپی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان:۔ ٹانک۔ ضلع ڈیرہ غازیخان:۔ راجن پور ضلع مظفر گڑھ:۔ مظفر گڑھ۔ ضلع ملتان:۔ چک ۲۱۶/۹ ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۲/۱-آر۔ چک ۱۶۵/مراد۔ ضلع سکھر:۔ شکارپور ضلع جیکب آباد:۔ جیکب آباد۔ ضلع نوابشاہ:۔ کمال ڈیرہ۔ گوٹھ رحمت علی گوٹھ محمد اسمٰعیل۔ ضلع تھرپارکر:۔ کنری۔ نوڈنگر فارم۔ نوکوٹ۔ ڈگری۔ ابراہیم آباد ضلع حیدرآباد:۔ حیدرآباد سجر چانگ۔ کوٹ احمدیاں۔ ٹنڈو غلام علی۔ بلوچستان:۔ کوئٹہ۔ سبی۔ ضلع کراچی:۔ کراچی شہر مشرقی پاکستان:۔ نرائن گنج۔ کومیلا۔ کشتیا۔ چوڈنگا۔ (باقی)

[redacted]

رشوت خوری بڑا عیب ہے اس سے بچنا چاہیے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"ایک عیب رشوت بھی ہے۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ یاد رکھو کہ ہر ایک ملازم پر اللہ تعالیٰ اور اس کی طرف سے جس کا وہ ملازم ہے۔ فرض ہے کہ اپنی ملازمت کے حقوق ادا کرے اور رشوت لینے اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بڑا عیب قرار دیا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی آتا ہے وتدلوا بھا الی الحکام۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ جھوٹے مقدمے عدالتوں میں نہ لے جاؤ۔ اور یہ بھی کہ رشوت کے ذریعہ اپنے کام نہ کراؤ۔ مجھے افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض محکموں والے اس عیب سے بری نہیں ہیں۔ ہر ایک محکمہ والے کو اور خاص کر نہر اور پولیس کے محکمہ کو اس سے بچنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے"۔ (نجات حصہ اول)

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

مالی سال کی ششماہی ختم ہو چکی ہے اور چندہ ناصرات صرف ۴۹-۳۲۳-۶ مرکز میں پہنچا ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کا ۶۶-۶۵ کا مجوزہ بجٹ ۲۵۰۰۰ روپے ہے اس لحاظ سے چندے کی وصولی بہت کم ہے سیکرٹری اور صدر صاحبان کوشش کریں کہ بقیہ ۵ ماہ میں آپ نہ صرف پچھلی کمی پوری کریں بلکہ دوسری ششماہی کا بجٹ بھی پورا کریں۔

تمام سیکرٹریان ناصرات اگر جلد ہی اس کام کی طرف متوجہ نہ ہوئیں تو ہمارا مجوزہ بجٹ پورا نہ ہو سکے گا۔

خدا تعالیٰ آپ سب کو اس بجٹ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

آل ربوہ ڈان باسکٹ بال ٹورنامنٹ:۔ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ مئی کو ڈان کلب کی کورٹ پر زیر صدارت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ) آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

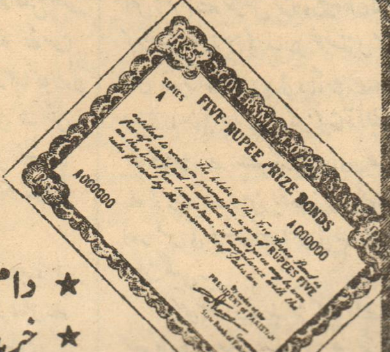

★ دام کم
★ خریدنا آسان
★ انعامات بڑے

مگر وقت
تھوڑا ہے

ہمارا کام صرف یاددہانی ہے
عمل آپ کیجئے

اور ۱۴ مئی سے پہلے پہلے
پانچ روپے کے بونڈ خریدیئے

تاکہ ۱۵ جون ۱۹۶۶ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں

ہر سلسلہ پر ۱۰ ہزار روپے سے ۱۰۰ روپے کی مالیت تک
۵۰ ہزار روپے کے دو سو ایک نقد انعامات

انعامی بونڈ
بچت کیجئے
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

PRESTIGE

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بابت کو نوٹ کریں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۱۸

میں زینب بی بی زوجہ حشمت علی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن محلہ دارالنصر شرقی ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور سونے کی ایک جوڑی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی یک صد ۳۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے

(الامۃ) نشان انگوٹھا۔ زینب بی بی محلہ دارالنصر ربوہ

گواہ شد: نشان انگوٹھا۔ حشمت علی

گواہ شد۔ حبیب اللہ شاد دارالنصر شرقی ربوہ۔

ہمارے مجرب نسخہ جات کی فہرست مفت منگا کر
آپ بہت سی امراض کا علاج گھر بیٹھے معمولی خرچ کے ساتھ کر سکتے ہیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ (ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۱۹

میں نسیم اختر زوجہ حکیم عبدالقدیر قوم راول عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بکٹ گنج مردان ڈاک خانہ مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کل جائداد مندرجہ ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ بذمہ خاوند

۲۔ زیورات۔ طلائی گلو بند ایک عدد کڑے ایک جوڑا۔ ٹکہ ایک عدد۔ انگشتری دو عدد۔ مگو ایک جوڑا۔ ہار ایک عدد۔ بالیاں ایک جوڑی (وزنی تقریباً چودہ تولہ) قیمتی -/۱۵۰۰ کل مبلغ -/۳۵۰۰ روپے

۳۔ میں محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں بطور معلمہ ملازم ہوں۔ اور اس وقت میری تنخواہ مبلغ یک صد سات روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز تنخواہ میں کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی نیز کل جائداد اپنی مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور اگر میں حصہ جائداد مکمل یا جزوی طور پر داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم اس میں سے منہا کر دی جاوے گی۔

الامۃ نسیم اختر بکٹ گنج مردان

گواہ شد:۔ حکیم عبدالقدیر خاوند موصیہ بکٹ گنج مردان۔

گواہ شد۔ حکیم مقبول احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بکٹ گنج۔ مردان۔

مسل نمبر ۱۸۲۲۱

میں شیخ محمد یوسف ولد حکیم محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۷۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال منگلا ڈیم ڈاک خانہ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو گا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ شیخ محمد یوسف ربوہ حال کالونی منگلا

گواہ شد۔ محمد علی احمد گولبازار۔ ربوہ

گواہ شد۔ محمد اسلم ایاز کوارٹر ۵۶ محلہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۲۲:۔

میں منیر احمد منیب ولد قاضی محمد رشید صاحب مرحوم قوم انصاری پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری علیحدہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ حضرت والد صاحب مرحوم کے ترکہ میں سے بموجب قانون شریعت مجھے جس قدر حصہ ملا اس پر اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ نیز اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد منیر احمد منیب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ مختار احمد شاہجہانپوری دارالصدر ربوہ

گواہ شد۔ مبارک احمد انصاری۔

مسل نمبر ۱۸۲۲۳:۔

میں لئیق احمد ولد قاضی محمد رشید صاحب مرحوم قوم انصاری پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی طرف سے مبلغ ۱۵ روپے ماہوار ذریعہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میری علیحدہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ حضرت والد صاحب مرحوم کے ترکہ میں سے بموجب قانون شریعت مجھے جس قدر بھی حصہ ملا اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ نیز اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ لئیق احمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ سید مختار احمد شاہجہانپوری محلہ دارالصدر۔ غربی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ رفیق احمد ثاقب موصی ۱۲۶۳۳ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ۔

ضروری اعلان!

الفضل کے خریدار صاحبان کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں۔ جن احباب نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کرانی ہو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ (مینیجر)

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے تربیتی رسالہ کے سال میں بارہ شمارے حاصل کیجئے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جس نماز کو انسان زیادہ مشاغل ترک کر کے پڑھے وہی اس کیلئے صلوٰۃ وسطیٰ ہے

ایسی نماز اس کے لئے زیادہ برکات اور انوار کی حامل ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (البقرہ ۲۳۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شادی بیاہ کے ذکر کے سلسلہ میں اب اللہ تعالیٰ نمازوں کا ذکر فرماتا ہے۔ کیونکہ بالعموم شادی کی وجہ سے لوگ نمازوں میں بہت کچھ سست ہو جاتے ہیں۔ وہ اوّل تو رات کو زیادہ دیر بیدار رہتے ہیں جس کی وجہ سے تہجد اور فجر کی باجماعت نماز میں ان سے غفلت ہو جاتی ہے اور پھر دن کو بھی گھریلو مصروفیات انہیں نمازوں کی طرف توجہ کرنے نہیں دیتیں۔ پس چونکہ شادی کے سلسلہ میں عبادت میں بہت کچھ نقص واقع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان کے مشاغل بڑھ جاتے ہیں۔ کیا بلحاظ آپس کے تعلقات کے اور کیا بلحاظ بچوں کی دیکھ بھال کے اور کیا بلحاظ سامان خورد و نوش وغیرہ مہیا کرنے کے۔ اسی طرح طہارت کے نقائص بھی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے فرمایا کہ تمہاری گھریلو مصروفیات بیشک بڑھ جائیں گی۔ تمہیں روزی کمانے کے لئے پہلے سے زیادہ تگ و دو کرنی پڑے گی اور تمہاری توجہ میں یکسوئی نہیں رہے گی۔ مگر دیکھنا تم نمازوں میں سستی نہ کرنا خصوصاً نماز وسطیٰ کا ہمیشہ خیال رکھنا

یہ نماز وسطیٰ کون سی ہے اس کے متعلق لوگوں میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے اسے تہجد کی نماز قرار دیا ہے۔ اور میرا خیال بھی نماز تہجد کی طرف ہی جاتا ہے جو شام اور صبح کے درمیان آتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے وہ نماز مراد ہے جو کام کے درمیان آجائے۔

اس کے علاوہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز کو بھی صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا ہے چنانچہ ترمذی اور بخاری میں سمرۃؓ سے روایت آتی ہے کہ جنگ احزاب میں جب کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روکا تو آپ نے فرمایا۔ خدا ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روک دیا ہے (بخاری کتاب تفسیر القرآن) مگر میرے نزدیک ان حدیثوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے وہی نماز مراد ہے جو کام کے درمیان آجائے کیونکہ جنگ احزاب میں بھی عصر کی نماز دوران جنگ میں آگئی تھی اور ممکن ہے اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا ہو۔

وسطیٰ کے معنے افضل و اعلیٰ بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے جس نماز کو انسان زیادہ مشاغل ترک کر کے پڑھے وہی نماز اس کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ ہوگی اور اس کے لئے زیادہ برکات اور انوار کی حامل ہوگی۔ اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے اوپر کے معنوں کی تائید ہوتی ہے"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص۵۳۷)

ضروری اعلان

پاکستان کی حالیہ جنگ میں بہت سے احمدی احباب نے داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت کا جام نوش کیا ہے ضروری ہے کہ ان سب کے حالات جمع کر کے شائع کر دیئے جائیں تا کہ تاریخ میں محفوظ ہو جائیں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ جس جس دوست کو کسی ایسے دوست کا علم ہو وہ فوری طور پر اس کے متعلق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین کو اطلاع دیں اور جو دوست اور رشتہ دار حالات لکھ سکتے ہوں وہ لکھ کر ادارۃ المصنفین کو بھجوا دیں۔

ابو المنیر نور الحق
مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

وقف عارضی کی تحریک میں شمولیت

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنے اوقات میں سے **دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک** وقف کریں۔ تا انہیں مختلف مقامات پر تربیت اور اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں متعین کیا جائے۔ ایسے احباب کو اس کار خیر کا بہت ثواب ہوگا وہ اپنے خرچ پر نظام سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت یہ وقت گزاریں گے۔

اس سکیم پر یکم مئی سے کام شروع ہو گیا ہے۔ تین وفود بھجوائے جا چکے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نیک تحریک میں جلد جلد آگے بڑھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت وقف کریں۔ ایسی تمام اطلاعات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں براہ راست ارسال فرمائی جائیں۔ تا حضور کی دعا سے فوری استفادہ ہو سکے۔ دوران سال جب بھی آپ وقت دے سکتے ہوں اس کی اطلاع فوراً بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد)

"آل ربوہ" ہاٹ ویدر لیگ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ ۱۳ ؍ مئی۔ کل مورخہ ۱۲ ؍ مئی ساڑھے پانچ بجے شام ڈان باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام آل ربوہ ٹورنامنٹ شروع ہوا۔ جس کا افتتاح محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے فرمایا۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ قادیان جو کہ ہمارا روحانی مرکز ہے اسکی سارے پنجاب اور برصغیر میں صرف اس کے مذہبی مقام کی وجہ سے ہی شہرت نہ تھی بلکہ وہ کھیلوں کی وجہ سے بھی مشہور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اب ربوہ بھی کھیلوں میں وہی مقام حاصل کر چکا ہے اور یہ ٹورنامنٹ اس کی مثال ہے۔ اس کے بعد آپ نے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ ٹورنامنٹ مزید دو روز جاری رہے گا۔

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

گزشتہ ماہ ۱۶-۱۷ اپریل کی رات محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو دردِ پتہ کا شدید دورہ تمام رات رہا تھا۔ جس پر خاکسار نے اپنے سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں خاص طور پر درخواست دعا کی تھی اس کے بعد سے ان کی عام طبیعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہوتی گئی یعنی کمزوری جو پہلے بہت زیادہ تھی کم ہوتی گئی مگر کل مورخہ ۱۱/۵/۶۶ شام پونے چھ بجے پھر محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو دردِ پتہ کا دورہ ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا۔ اس دفعہ دورے کی شدت میں کمی تھی۔ مگر بہر حال دورے کے بعد کمزوری پھر ہو گئی ہے ان کا علاج لاہور کے ایک ماہر حکیم صاحب کو دکھا کر ہو رہا ہے اسی طرح ماہر ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا علاج بھی ہو رہا ہے سرجن کا مشورہ ہے کہ کمزوری جب تک دور نہ ہو اپریشن کرنا مناسب نہیں۔ ان حالات میں جلد جلد دورے ہونے سے کمزوری پھر ہو جاتی ہے جو اس عاجز کے لئے بہت پریشانی کا باعث ہے پس میں اس اعلان کے ذریعہ پھر اپنے سب محبت کرنے والے مخلص بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی اور بحالی صحت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں

ہمارا آسمانی آقا بڑا قادر ہے اور جب اس کے فضل کا اذن ہو جائے تو پھر کوئی اس کو روک نہیں سکتا وہی ہمارا حقیقی سہارا ہے پس اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ والسلام

آپ کی دعاؤں کا محتاج

۱۲ ؍ مئی ۶۶ء مرزا منور احمد۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴